مطبُوعات

اُردو ادب اور اسلام حصہ اوّل | تالیف: جناب پروفیسر ہارون الرشید۔ شائع کردہ اسلامک پبلیکیشنز لمیٹڈ۔ ۱۳۔ا ای شاہ عالم مارکیٹ۔ لاہور۔ صفحات ۲۴۵ قیمت اعلیٰ ایڈیشن ۵۰-۷ روپے۔ سستا ایڈیشن ۵/۰ روپے۔

اسلام اگر ایک جامع تصورِ حیات اور ہمہ گیر نظامِ زندگی ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ ادب اور آرٹ کے بارے میں بھی اپنا ایک خاص معیار اور مخصوص نقطۂ نظر نہ رکھتا ہو۔ چنانچہ قرآن مجید اور احادیثِ نبوی میں اس سلسلے میں واضح ارشادات ملتے ہیں۔ زیرِ تبصرہ کتاب میں پروفیسر ہارون الرشید نے بڑی دِقّتِ نظر سے اسلام کی روشنی میں اُردو ادب (نظم) کا جائزہ لیا ہے۔ شاعری کی مختلف اصناف یعنی غزل، قصیدہ، ہجو، مثنوی، مرثیہ پر اظہارِ خیال کرنے سے پیشتر فاضل مُصنّف نے اسلام کے نظریۂ ادب پر سیر حاصل بحث کی ہے۔ آغاز میں پروفیسر فروغ احمد نے اسلامی ادب کے موضوع پر ایک نہایت بصیرت افروز مقدمہ تحریر فرمایا ہے۔

معیارِ طباعت و کتابت عمدہ ہے۔

الفہرست | تالیف: محمد بن اسحاق ابن ندیم وراق۔ اردو ترجمہ: مولانا محمد اسحاق بھٹی۔ شائع کردہ: ادارہ ثقافتِ اسلامیہ کلب روڈ، لاہور۔ صفحات ۸۳۲۔ قیمت بیس روپے۔

زیرِ تبصرہ کتاب درحقیقت وہ پہلی انسائیکلو پیڈیا ہے جو کسی مسلمان نے مرتب کی ہے۔ اس میں چوتھی صدی ہجری تک کے علوم و فنون، سیر و رجال اور کتب و مصنفین کے بارے میں مستند معلومات درج ہیں۔ اس کے علاوہ اس میں یہود و نصاریٰ کی کتب، قرآن مجید، نزولِ قرآن، جمع قرآن، حدیث اور فقہ، اسلام میں مختلف مکاتبِ فکر، صرف و نحو، منطق و فلسفہ، ریاضی، سحر و شعبدہ بازی، طب اور صنعت کیمیا، اس

عہد کے مختلف مذاہب اور زبانوں کے متعلق نہایت اچھی معلومات ملتی ہیں۔ کتاب جن متنوع موضوعات سے بحث کرتی ہے انہیں دیکھ کر انسان ششدر رہ جاتا ہے کہ ایک فرد نے معلومات کا اتنا بڑا ذخیرہ کس طرح جمع کر دیا۔

اس کتاب کے مطالعے سے چوتھی صدی ہجری کے اواخر تک کی علمی، معاشرتی اور تہذیبی زندگی کا ایک جامع نقشہ سامنے آجاتا ہے۔ پھر یہ اسی کتاب کا دنیائے اسلام پر احسان ہے کہ اس کے ذریعے بہت سی ایسی کتابوں کا پتہ چلتا ہے جو فتنۂ تاتار کی وجہ سے بالکل ناپید ہیں۔ صرف ان کے نام باقی رہ گئے ہیں۔

مولانا محمد اسحاق بھٹی صاحب نے اسے بڑے سلیقے کے ساتھ اردو کے قالب میں ڈھالا ہے۔ مولانا محمد حنیف ندوی صاحب نے اس پر نظر ثانی کی ہے۔ اس کتاب کا اردو ترجمہ ہمارے علمی ادب میں قابلِ قدر اضافہ ہے۔

ستیارہ۔ عبدالعزیز خالد نمبر | مدیر مسئول: جناب فضل من اللہ صاحب۔ مقامِ اشاعت: ۶۔ بی ذیلدار پارک۔ اچھرہ۔ لاہور۔ قیمت دس روپے۔

معروف ماہنامہ ستیارہ کا یہ خاص نمبر پاک و ہند کے مشہور شاعر عبدالعزیز خالد کی تخلیقات کے جائزے پر مشتمل ہے۔ اس میں عبدالعزیز خالد کی شاعرانہ عظمت کا اعتراف بھی ہے اور مختلف زاویوں سے اُن کی شاعری کا محاکمہ بھی۔ فاضل مدیر نے اس بزم میں جس طرح ملک کے نامور ادیبوں اور فنکاروں کو جمع کیا ہے اور پھر اُن کے خیالات کو جس قرینے کے ساتھ اس علمی گلدستہ میں سجایا ہے اُس سے اُن کی عرق ریزی، علمی ذوق اور خالد صاحب سے گہری عقیدت و محبت کا پتہ چلتا ہے۔

عبدالعزیز کے فن پر بحث کے ساتھ ساتھ اُن کی ذاتی زندگی کی جھلکیاں بھی بڑی دلچسپ ہیں۔

معیارِ طباعت و کتابت اچھا ہے۔

اسلام کا نظریہ ملکیت۔ حصہ دوم | تالیف: ڈاکٹر محمد نجات اللہ صاحب صدیقی۔ شائع کردہ: اسلامک پبلی کیشنز لمیٹڈ، لاہور۔ قیمت اعلیٰ ۲۵ روپے، سستا ایڈیشن ۵۰ء۴۔

اس قابلِ قدر کتاب کے پہلے حصہ پر ترجمان القرآن میں تبصرہ شائع ہو چکا ہے۔ یہ اس کا دوسرا حصہ ہے۔

اس حصے میں ریاست کی ملکیت کے ذرائع مثلاً مشترکہ قومی املاک، معدنی ذخائر، زکوٰۃ، عشر اور خمس، جزیہ، خراج، عطایا اور اوقاف اور اسلامی ریاست کی معاشی ذمہ داریوں کے بارے میں نہایت ٹھوس معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ اسلامی معیشت پر یہ ایسی بلند پایہ علمی تصنیف ہے جس کے لیے فاضل مصنف اور ناشر دونوں مبارکباد کے مستحق ہیں۔

کاروانِ شوق | تالیف: جناب ملک نصراللہ خاں عزیز۔ شائع کردہ: المحراب، سمن آباد۔ لاہور۔ صفحات ۱۷۸ قیمت آٹھ روپے پچاس پیسے۔

اس اثر انگیز اور ساحرانہ مجموعۂ کلام کے لکھنے والے کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ پاک و ہند کا غالباً ہر شخص آزادی کے اس مخلص سپاہی، اسلام کے اس سچے خادم، اور پاکیزہ جذبات و احساسات کی نظم و نثر میں ترجمانی کرنے والے اس فرد سے واقف ہے۔ زیرِ نظر مجموعے میں ملک صاحب کا خلوص، اُن کی اسلام سے وابستگی، خیالات کی پاکیزگی اور ندرت، طبیعت کا سوز و گداز اور زبان پر قدرت سب پوری طرح نمایاں ہیں۔

"عذرِ گناہ" کے عنوان سے ملک صاحب نے اپنے اس کلام کا جو دیباچہ لکھا ہے وہ بڑا مؤثر ہے اور اُن کی طبیعت کی فطری افتاد کو نہایت اچھے انداز میں ظاہر کرتا ہے۔ اس میں بالواسطہ اسلام میں شاعری کے مقصد اور منہاج پر بھی بحث آگئی ہے۔

المحراب نے اس مجموعے کو نہایت اچھے طباعتی معیار پر شائع کیا ہے۔

مشکوٰۃ المصابیح۔ کتاب الصلوٰۃ، کتاب الزکوٰۃ و کتاب الصوم | تالیف: پروفیسر منظور احمد صاحب شعبۂ علوم اسلامیہ، اسلامیہ کالج ریلوے روڈ، لاہور۔ شائع کردہ: علمی کتاب خانہ، اردو بازار لاہور۔ کتاب الصلوٰۃ ۱۰ روپے۔ کتاب الزکوٰۃ و کتاب الصوم: سات روپے۔

جب سے علوم اسلامی یونیورسٹی کے نصاب میں شامل ہوئے ہیں تو جدید طرزِ تعلیم کے طلبہ کی ضروریات، اُن کے مزاج اور نفسیات کو سامنے رکھ کر کتاب اللہ، حدیث، فقہ اور اسلامی تاریخ پر بعض نہایت اچھی کتابیں منظرِ عام پر آئی ہیں۔ زیرِ تبصرہ مجموعے بھی اسی سلسلہ کی قابلِ قدر کوشش ہیں۔ فاضل مصنف عرصۂ دراز تک تعلیم و تعلّم کے سلسلے میں چونکہ دینی مدارس سے وابستہ رہے ہیں اس لیے ان کی معلومات بڑی ٹھوس ہیں اور

انہوں نے اپنی ان تصانیف میں حدیث کی معروف شروح اور فقہ کی مستند کتب پر انحصار کیا ہے۔ پھر انہوں نے خاص طور پر اس امر میں احتیاط کی ہے کہ طلباء کو اُن علمی مُوشگافیوں میں نہ الجھایا جائے جو جدید ذہن سے مناسبت نہیں رکھتیں۔

اگر فاضل مصنف پُوری مشکوٰۃ کا اس علمی انداز پر تفسیر اور ترجمہ کر دیں تو یہ انشاء اللہ نہایت ہی مفید دینی خدمت ہوگی۔

مسلمانوں کے عقائد و افکار یعنی مقالاتُ الاسلامیّین	تالیف: علامہ ابوالحسن اشعری۔ ترجمہ و تعلیق: مولانا محمد حنیف ندوی شائع کردہ: ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ کلب روڈ، لاہور۔

مذہب کی تاریخ کا اگر مطالعہ کیا جاتے تو یوں احساس ہوتا ہے کہ یہ ساری تاریخ عقل کو اس کی فطری حدُود سے لذّت آشنا کرنے کی دلچسپ داستان ہے۔ ایمانیات، یعنی اَن دیکھے حقائق پر غیر متزلزل اور پختہ یقین کا اصل مقصد اور مدّعا اس کے علاوہ اور کیا ہے کہ انسانی ذہن میں اس احساس کو راسخ کیا جائے کہ اس کائنات میں چند ایسے حقائق بھی ہیں، جنہیں تسلیم کیے بغیر انسانی زندگی میں کوئی معنویت پیدا نہیں ہو سکتی، مگر جو تجربے اور مشاہدے کی زد سے ماوراء ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ انسانی عقل کا یہ پہلو بھی ہمارے سامنے ہے کہ وہ ان ایمانیات کے لیے ایسی علمی بنیادیں فراہم کرنے کی آرزومند رہتی ہے جو تجربے اور مشاہدے کے مسلّم اور متعارف اصولوں کے مطابق تیار کی جائیں۔ اس کوشش میں عقل کے علمبردار فطری حدُود سے تجاوز کر جاتے ہیں اور مجرّد عقل کی مدد سے ایمانیات کے بارے میں تسکینِ قلب کا سامان فراہم کرنے کی کوشش کرتے ہیں جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ یا تو ایمانیات کی ہیئت اور ان کا مزاج بدلتا ہے یا ان کے متعلق شکوک و شبہات کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ ان حالات میں بعض لوگ تصوّف کی طرف رجوع کرتے ہیں اور بعض عقل کو نئے انداز اور نئے دلائل کے ساتھ اُسے اس کے فطری حدُود سے آشنا کرتے ہیں۔

زیرِ تبصرہ کتاب اس فاضل مصنف کا علمی شاہکار ہے جس نے چوتھی صدی ہجری میں عقل کو اس کے فطری حدود کا پابند کرنے کی کوشش کی اور اس طرح اعتزال و تجہّم کے خلاف، تعقل پرستی، ثنویت اور دہریت کے خلاف ایک معرکہ سر کیا۔ اس کتاب میں علامہ ابوالحسن اشعری نے اپنے دَور کی فکری گمراہیوں کی بغیر کسی

تعصّب کے نشاندہی کی ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے یہ حقیقت منکشف ہو جاتی ہے کہ گمراہی اگرچہ نئے نئے انداز بدل کر آتی ہے مگر اس کا مزاج ایک ہی ہے۔

مولانا حنیف ندوی نے اس فاضلانہ تصنیف کو بڑے علمی انداز سے اردو کے قالب میں ڈھالا ہے اور جہاں جہاں ضرورت محسوس کی ہے وہاں بعض امور کی صراحت بھی کر دی ہے کتاب کا مقدمہ بڑا جاندار اور عالمانہ ہے اور انہوں نے ۳۵ صفحات میں علم کلام کے بیشتر مباحث کو نہ صرف سلیقے سے سمیٹا ہے بلکہ مذہب، عقل، اور تصوف کے حدود کو بھی متعین کرنے کی کوشش کی ہے۔ اردو ادب کے ذخیرے میں یہ کتاب ایک قابلِ قدر اضافہ ہے۔

معیارِ طباعت و کتابت عمدہ ہے۔

وجودِ باری پر کائنات کی گواہی | تالیف: جناب اظہر جلیل بجنوری۔ ناشر: ادارہ تحقیقاتِ تعلیماتِ اسلامیہ عافیت کدہ شالامار ٹاؤن۔ لاہور۔ ملنے کا پتہ: کاشانۂ ادب ۱۲ کچہری روڈ لاہور۔ قیمت قسم اول ۸ روپے قسم دوم ۶ روپے۔ صفحات ۳۹۲۔

انسان اگرچہ کسی بلند و بالا ذات کے وجود کو کسی نہ کسی صورت میں ہمیشہ سے تسلیم کرتا رہا ہے مگر ہر دور میں ایک ایسا گروہ موجود رہا ہے جس نے خدائے حقیقی کے بارے میں شکوک و شبہات کا اظہار بھی کیا ہے۔ جناب اظہر جلیل صاحب نے اپنی اس قابلِ قدر تصنیف میں وجودِ باری تعالیٰ کے بارے میں بہت سے دلائل جمع کیے ہیں اور خوبی یہ ہے کہ انہوں نے ان دلائل میں اسلوب وہی اختیار کیا ہے جو قرآن مجید کا ہے۔ یعنی اندھے بہرے لزوم سے کائنات کا یہ وسیع و عریض نظام ایک مقصدی ترتیب اور معنوی ربط کے ساتھ کس طرح خود بخود معرضِ وجود میں آگیا؟ یہ منظم اور منضبط کائنات یقیناً ایک صاحبِ ارادہ باشعور اور حکیم ذات کی تدبیر کا نتیجہ ہے۔

اس کتاب کا مطالعہ مغرب زدہ نوجوانوں کے لیے خاصا مفید ہو سکتا ہے۔

معیارِ طباعت و کتابت گوارا ہے۔

مزمورِ میرِ مُغنّی | تالیف: جناب عبدالعزیز خالد صاحب۔ شائع کردہ: ٹریڈ اینڈ انڈسٹری پبلیکیشنز لمیٹڈ۔

قیمت ۵ روپے صفحات ۲۸۰۔

زیر تبصرہ کتاب جناب عبد العزیز خالد کا تازہ مجموعہ کلام ہے جسے ناشر نے نہایت اونچے طباعتی معیار کے ساتھ شائع کیا ہے۔ یہ مجموعہ بھی خالد کے دوسرے کلام کی طرح الفاظ و معانی کا ایک سیلِ رواں ہے جو بڑی تیزی کے ساتھ بلا روک ٹوک امڈتا چلا جاتا ہے۔ اس سے خالد صاحب کی زبان پر غیر معمولی قدرت، خصوصاً عربی اور فارسی پر دسترس کا بآسانی اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ کتاب کے آخر میں انہوں نے بعض مقامات کی وضاحت کے لیے جو مواد فراہم کیا ہے اس سے اُن کے مطالعہ کی وسعت کا پتہ چلتا ہے۔

خالد صاحب نے شاعری کا ایک ایسا نیا اسلوب ایجاد کیا ہے جس سے ابھی تک لوگوں کے ذہن آشنا نہیں ہوئے۔ عربی الفاظ جملوں اور تراکیب کی بھرمار سے شعر بوجھل محسوس ہوتا ہے اور اس میں وہ لطافت اور بے ساختہ پن نظر نہیں آتا جسے شاعری کی جان کہا جاتا ہے۔ ممکن ہے کچھ مدت کے بعد جب لوگ اس نئے انداز سے مانوس ہو جائیں تو خالد صاحب کے کلام سے نسبتاً زیادہ لطف اندوز ہو سکیں۔

(بقیہ اشارات)

مقصد ہے۔ مگر ظاہر ہے کہ معاشرہ خود اپنے نظم و ضبط کے لیے کسی قوتِ قاہرہ کا محتاج ہے اور وہ انسانوں کا کوئی برسرِ اقتدار گروہ ہی فراہم کرتا ہے۔ اس لیے عملاً جن لوگوں کے ہاتھ میں اِس معاشرے کی عنانِ اقتدار ہوتی ہے انہی کی خدائی کا سکہ چلتا ہے اور عوام اُن کی اسی انداز سے اطاعت کرتے ہیں جس طرح کہ خدا کی اطاعت کی جاتی ہے۔ اس سلسلے میں اگر ذرا بھی کوتاہی ہو جائے تو اسے صرف برسرِ اقتدار طبقے کی نافرمانی سے تعبیر نہیں کیا جاتا بلکہ اس کے ساتھ معاشرے کے باغی کی حیثیت سے معاملہ کیا جاتا ہے۔ بے بسی کے اس روح فرسا ماحول میں جب ایک فرد اپنی جان، مال، عزت و آبرو حکومت کے حوالے کر کے غلامی کا طوق گلے میں پہن چکا ہو، پھر ایک لگے بندھے نظامِ تعلیم و تربیت اور تمام وسائل نشر و تبلیغ کے ذریعے اس کے ذہن میں یہ خیال بھی راسخ ہو چکا ہو کہ اس کی زندگی کا مقصد ہی غلامی ہے، پھر جن لوگوں نے اس راہ سے سرِ مُو انحراف کرنے کی کوشش کی اُن کا انجام اور حشر بھی وہ دیکھ چکا ہو، اس کے لیے اس نظام کے اندر رہتے ہوتے اس کے خلاف کسی طرح کی لب کشائی ممکن نہیں ہے۔